تقریر

تقریر بابت خاندان مسیح موعودؑ
وقت 5-7 منٹ

مکرمہ صاحبزادی امۃ القدوس صاحبہ
اہلیہ مکرم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے:

اَلتَّآئِبُوْنَ الْعٰبِدُوْنَ الْحٰمِدُوْنَ السَّآئِحُوْنَ الرّٰکِعُوْنَ السّٰجِدُوْنَ الْاٰمِرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَالنَّاهُوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَالْحٰفِظُوْنَ لِحُدُوْدِ اللّٰهِ ؕ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ (التوبہ:112)

توبہ کرنے والے، عبادت کرنے والے، حمد کرنے والے، (خدا کی راہ میں) سفر کرنے والے، رکوع کرنے والے، سجدہ کرنے والے، نیک باتوں کا حکم دینے والے اور بُری باتوں سے روکنے والے اور اللہ کی حدود کی حفاظت کرنے والے، (سب سچے مومن ہیں) اور تُو مومنوں کو بشارت دے دے۔

معزز سامعین! میری آج کی تقریر کا عنوان ہے **"سیرت صاحبزادی امۃ القدوس صاحبہ اہلیہ مکرم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب"**

صاحبزادی امۃ القدوس صاحبہ 16 اپریل 1927ء کو سونی پت ہریانہ ہندوستان میں پیدا ہوئیں۔ آپ کے والد حضرت ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور والدہ حضرت شوکت جہاں صاحبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا تھیں۔ آپ حضرت اماں جان رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی بھتیجی تھیں، اس لحاظ سے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام آپ کے پھوپھا لگتے تھے۔ نیز آپ، حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بہو، حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ اور حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کی بھاوج اور ہمارے پیارے امام حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ممانی تھیں۔

آپ نے اپنی ابتدائی تعلیم قادیان سے حاصل کی۔ 1951ء کے جلسہ سالانہ کے موقع پر حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آپ کا نکاح اپنے بیٹے مکرم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب مرحوم کے ساتھ پڑھایا۔ ایک بہت بڑا اعزاز آپ کو یہ حاصل ہوا کہ آپ کی رخصتی کے موقع پر حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے بیٹے کی بارات کی بجائے آپ کی طرف سے شامل ہوئے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو ایک بیٹے اور تین بیٹیوں سے نوازا جن میں مکرم صاحبزادہ مرزا کلیم احمد صاحب، محترمہ امۃ العلیم عصمت صاحبہ زوجہ نواب منصور احمد صاحب وکیل اعلیٰ ربوہ، محترمہ امۃ الکریم کوکب صاحبہ زوجہ کیپٹن ماجد احمد صاحب اور محترمہ امۃ الرؤوف صاحبہ زوجہ ڈاکٹر سید میر ابراہیم منیب احمد صاحب شامل ہیں۔

سامعین! جب صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب اپنی شادی کے سلسلہ میں آئے ہوئے تھے اور ابھی شادی کو چند روز ہی ہوئے تھے اور آپ اپنی اہلیہ کو ساتھ لے جانے کے لیے کاغذات وغیرہ تیار کروا رہے تھے ان دنوں میں پاکستان اور ہندوستان کے تعلقات میں کچھ تناؤ سا تھا تو حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے آپ سے فرمایا کہ بیوی کے کاغذات تو بنتے رہیں گے تم اس کو چھوڑو اور واپس فوری طور پر قادیان چلے جاؤ کیونکہ وہاں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خاندان کا کوئی فرد ہونا چاہئے اور فوری طور پر سیٹ بک کرواؤ جہاز کی، اگر جہاز میں سیٹ نہیں بھی ملتی تو تمہارا فوری جانا ضروری ہے چاہے چارٹرڈ جہاز کرا کے جانا پڑے۔ آپؓ نے فرمایا کیونکہ اگر تم وہاں نہیں ہوگے اور اپنا نمونہ پیش نہ کیا اور قربانی نہ دی تو لوگ پھر کس طرح قربانی دیں گے۔ جہاں یہ قربانی مرزا وسیم احمد صاحب کی تھی وہاں صاحبزادی امۃ القدوس صاحبہ کی بھی قربانی تھی کیونکہ یہ علم نہیں تھا کہ کب تک کاغذات مکمل ہوں گے۔ حالات کشیدہ ہیں اور کہیں حالات مزید خراب نہ ہوتے جائیں لیکن خلیفۂ وقت کا حکم تھا اس لیے بڑی خوشی سے اپنے خاوند کو رخصت کیا اور دین کو دنیا پر مقدّم رکھا۔ جب حضرت مصلح موعودؓ، میاں وسیم احمد صاحب کو روانہ کرنے کے لئے لاہور ایئرپورٹ پر آئے تھے تو ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب نے بتایا کہ جب تک جہاز نظروں سے اوجھل نہیں ہو گیا حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ ایئرپورٹ پر کھڑے مسلسل جہاز کو دیکھتے رہے اور دعائیں

کرتے رہے پھر جب شادی کے ایک سال کے بعد ان کے کاغذات مکمل ہوگئے تو آپ بیان کرتی ہیں کہ مَیں قادیان جانے لگی تو حضرت مصلح موعودؓ نے خاص طور پر مجھے ہدایت کی تھی کہ اُمِّ ناصر کے مکان میں رہنا جہاں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے کثرت سے قدم پڑے ہیں اور ان کے صحن میں حضورؑ نے درس بھی دیا ہوا ہے۔

(خطبات مسرور، جلد5، صفحہ 180-185)

سامعین! شادی کے بعد آپ مکرم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب کے پاس قادیان تشریف لے گئیں وہاں آپ نے جماعت کی خواتین کو آرگنائز اور متحد کرنے میں بڑا کردار ادا کیا۔ آپ کو لجنہ اماء اللہ میں بطور جنرل سیکرٹری قادیان، صدر لجنہ مقامی اور بعد ازاں ایک لمبا عرصہ بطور صدر لجنہ اماء اللہ بھارت خدمات بجالانے کی توفیق ملی۔ اللہ کے فضل سے 1999ء تک اس خدمت پر فائز رہیں۔ اس کے بعد اعزازی ممبر رہیں۔ آپ نے اپنے دَور صدارت میں ہندوستان کی مجالس کے دورے کر کے لجنہ اماء اللہ کو متحد اور منظم کرنے کا کام کیا۔ لجنہ کے کام کو آرگنائز کرنے کے لئے آغاز میں بہت زیادہ مشکلات پیش آئیں۔ خط لکھتیں تاہم اس کا جواب نہ آتا۔ پھر صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب کے نام سے ایک ایڈریس دیا گیا اس طرح آہستہ آہستہ آپ نے جماعتوں کو متحد کرنا شروع کیا۔ ہندوستان میں بہت ساری لوکل زبانیں ہیں، ایک دِقّت یہ بھی پیش آتی تھی کہ لوکل زبانوں میں خطوط موصول ہوتے تھے۔ چنانچہ معلمین سے ان کے تراجم کرائے جاتے پھر آہستہ آہستہ حضرت مرزا وسیم احمد صاحب کے ساتھ مل کر بیرونی جماعتوں کے دورے بھی شروع کیے اور اس طرح انہوں نے ان جماعتوں کو جن کو پارٹیشن کے بعد کافی زیادہ مدد کی ضرورت تھی آرگنائز کیا۔ آپ نے بہت محنت سے لجنہ کو کام سکھایا۔

آپ کی زیر صدارت لجنہ اماء اللہ بھارت نے خلفائے کرام کی ہر تحریک پر بھرپور طور پر لبیک کہا۔ بالخصوص مالی قربانی میں باوجود غریبی میں نہایت ولولہ اور جوش کے ساتھ بے مثل نمونے دکھائے۔ جب حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے لندن پہنچنے کے بعد 4 مئی 1984ء کو اپنا پہلا خطبہ ارشاد فرمایا تو آپؒ نے دنیا کے احمدیوں کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الفاظ میں مَنْ أَنْصَارِي إِلَى اللهِ کہہ کر پکارا اور اشاعتِ اسلام کے لئے ایک وسیع پروگرام کا اعلان کیا اور یہ بھی فرمایا کہ ان اغراض کو پورا کرنے کے لئے ایک بڑے کمپلیکس کی ضرورت ہے۔ دو نئے مراکز یورپ کے لئے بنانے کا پروگرام ہے، ایک انگلستان میں اور ایک جرمنی میں۔ اس کے لئے اللہ تعالیٰ روپیہ اپنے فضل سے مہیا کرے گا۔ آپؒ نے اور لوگوں کو تحریک کی کہ اس میں شامل ہوں۔

(ماخوذ از خطباتِ طاہر، جلد3، صفحہ 264 تا 266، خطبہ 18ء مئی 1984ء)

قادیان کی لجنہ نے اس تحریک پر والہانہ لبیک کہا اور صاحبزادی امۃ القدوس صاحبہ جو اُس وقت صدر لجنہ بھارت تھیں انہوں نے اپنی رپورٹ میں تحریر کیا کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے لجنہ اماء اللہ بھارت نے حضورؒ کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے اس تحریک میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا ہے اور زیور اور نقدی، جس کے پاس جو کچھ تھا پیش کر دیا ہے۔ خود انہوں نے بھی اپنا سارے کا سارا زیور پیش کر دیا۔ لجنہ بھارت کی طرف سے پہلے قادیان کی لجنہ کے وعدہ جات حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کی خدمت میں بھجوائے گئے۔ اس پر حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے 10ء اگست 1984ء کے خطبہ جمعہ میں قادیان کی لجنہ کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ

”قادیان کی لجنات کے متعلق مجھے ایک رپورٹ ملی ہے اور اس کا مجھے انتظار تھا کیونکہ جب تحریکِ جدید کی قربانیوں کا آغاز ہوا تھا تو قادیان کی مستورات کو غیر معمولی قربانی کے مظاہرہ کی توفیق ملی تھی ..... صدر لجنہ اماء اللہ بھارت اطلاع دیتی ہیں کہ مَیں نے قادیان کی لجنہ اور ناصرات کے وعدے نئے مراکز کے لئے حضور کی خدمت میں 16ء جولائی کو لکھے تھے۔ آپ کے خطبات نے ایک تڑپ یہاں کی عورتوں میں پیدا کر دی اور محض اللہ کے فضل سے جو کچھ ان کے پاس تھا انہوں نے پیش کر دیا ہے لیکن پیاس ہے کہ ابھی نہیں بجھی۔ اتنی شدید تڑپ ابھی ہے کہ اَور ہو تو خدا کے کاموں کے لئے اَور بھی پیش کر دیں۔“

(خطباتِ طاہر، جلد3، صفحہ 434، خطبہ جمعہ 10ء اگست 1984ء)

سامعین! آپ کو قرآن کریم سے خاص لگاؤ تھا۔ آپ نے اڑھائی سو سے زائد بچیوں کو قرآن کریم پڑھایا۔ آپ ناصرات اور لجنہ کی تربیت کی طرف خاص توجہ دیتیں۔ چھوٹی چھوٹی باتوں میں نہایت عمدہ رنگ میں ان کی تربیت کرتیں۔ انہیں سلیقہ شعاری سکھاتیں، نیز ایسی باتوں کی طرف توجہ دلاتیں، جو اِن کی آئندہ عائلی زندگی میں کام آنے والی ہوں۔ اول وقت میں نماز ادا کرنے اور تمام مالی تحریکات میں حصہ لینے کی نصیحت فرماتیں۔ جماعتی کام کرنے کی ترغیب دلاتیں۔ اکثر لجنہ اماء اللہ کے کام کرواتیں۔ خلافت سے تعلق کی واقعاتی رنگ میں تلقین کرتی تھیں اور جب واقعات بیان کرتی تھیں تو اس سے بچیوں کا، عورتوں کا خلافت سے تعلق بڑھتا تھا۔

اللہ تعالیٰ نے آپ کو بے شمار اوصاف حمیدہ سے نوازا تھا۔ آپ حلیم الطبع، ملنسار، غریب پرور، صفائی پسند، سلیقہ شعار، نفیس، ہمدرد، خود اعتماد اور منظم شخصیت کی مالک نہایت شفیق خاتون تھیں۔ اللہ تعالیٰ نے دینی علوم کے ساتھ ساتھ انتظامی صلاحیتوں سے بھی نوازا تھا۔ بہت عمدگی سے انتظامی معاملات سر انجام دینے میں مہارت رکھتی تھیں۔ نہایت دیانت داری سے لوگوں کی امانتوں کا خیال رکھتیں۔

مہمان نوازی آپ کا نمایاں وصف تھا۔ مہمانوں کی مہمان نوازی میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھتیں۔ مہمان نوازی کے لئے آدھی آدھی رات تک خود کھڑے ہو کر مہمانوں کے کھانے پینے اور آرام کا خیال کرتیں۔ ہر چھوٹی چھوٹی چیز کا جائزہ لیتیں۔ کوئی مہمان آتا تو جو کچھ کھانے کے لئے میسر ہوتا، جو پکا ہوتا وہ بلا تکلف پیش کر دیتیں۔ جو مہمان آتا اس کو موسم کے اعتبار سے شربت اور چائے بھی پیش کیا کرتیں۔ بعد میں جب کشائش ہوئی تو اسی لحاظ سے کھانا پیش کرتیں۔ اور لوگ اپنا گھر سمجھ کر آپ کے پاس آیا کرتے تھے۔ جب آپ کے خاوند صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب اعتکاف بیٹھتے تو نہ صرف اُن کے لیے بلکہ غریب معتکفین کو بھی کھانا بھجواتیں۔ اسی طرح بورڈنگ میں موجود لڑکوں کو اور معلمین کیلئے بھی کھانا بھجواتیں۔ اسی طرح آپ کو لوگوں کا اتنا خیال تھا کہ چاہے بیمار ہوں، بخار ہو، کچھ بھی ہو کہیں کسی خوشی غمی میں جانا ہوتا تو ضرور جاتیں۔ قادیان کے سب احباب کی خبر گیری کرتیں، خصوصاً درویشان قادیان کی تعلیم و تربیت اور فلاح و بہبود کے بہت سے کام سر انجام دیئے۔ درویشان کی بیٹیوں کی شادیوں کے موقع پر نہایت فراخ دلی سے از خود اپنا زیور انہیں استعمال کے لئے دے آتیں کہ جب تک دل کرے اسے پہنو۔ نہایت دیانت داری سے لوگوں کی امانتوں کا خیال رکھتیں۔ یتیم بچیوں کا خاص خیال رکھتیں۔ ان کو یہ احساس نہیں ہونے دیتی تھیں کہ وہ یتیم اور بے سہارا ہیں۔ بے یار و مددگار بچیوں کی مددگار تھیں۔ آپ نے کئی بچیاں پالیں۔ ان کی بہت اچھے رنگ میں پرورش کی، پہلے انہیں ناظرہ قرآن پڑھایا، پھر ترجمہ پڑھایا، پھر ان کی شادیاں بھی کروائیں۔ بہار رانچی سے ایک شخص اپنی بیٹی کے ساتھ احمدی ہوئے۔ بہت بوڑھے تھے۔ اپنی بیٹی کو صاحبزادی امۃ القدوس صاحبہ کے پاس لائے اور کہا کہ نا معلوم کتنا عرصہ میں زندہ رہوں۔ میرے بعد اس لڑکی کے بھائی اسے مار دیں گے اس لیے آپ پاس رکھیں۔ اس وقت لڑکی کی عمر تقریباً پچیس سال تھی۔ آپ نے اس عمر میں اسے قرآن ناظرہ پڑھایا پھر ترجمہ سے پڑھایا حالانکہ اسے زبان بھی نہیں آتی تھی اور اَن پڑھ تھی اور پھر بعد میں اس کی شادی بھی کروائی۔ آپ اہلِ قادیان کے لیے ایک شفیق ماں کا مقام رکھتی تھیں۔

سامعین! غریبانہ اور مشکل حالات میں آپ نے مکرم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب کا غیر معمولی ساتھ دیا۔ کبھی کوئی مطالبہ نہیں کیا۔ جو بھی گزارہ ملتا، خوشی سے اسی میں گزارہ کرتیں اور اللہ تعالیٰ غیر معمولی برکت بھی اس میں ڈالتا۔ اپنے شوہر کے فرائض منصبی کی ادائیگی میں بھرپور اور غیر معمولی تعاون کیا۔ بھارت کے تبلیغی و تربیتی دوروں میں بھی ہمیشہ اپنے شوہر کے ساتھ رہیں۔ ایک طرف شوہر کے فرائض منصبی، جن میں تبلیغ اسلام اور احباب جماعت کی تعلیم و تربیت اور بہبود شامل تھی اور دوسری طرف لجنات کی تعلیم و تربیت کے حوالے سے آپ کی اپنی ذمہ داریاں تھیں جن کو آپ بخوبی نبھاتی تھیں۔

تہجد کی نماز کا بہت اہتمام کیا کرتیں۔ آخری بیماری میں جب زیادہ بیمار ہو گئیں تب بھی یہی خیال تھا کہ تہجد کے لئے مجھے جگانا ہے۔ جب تک روزے کی طاقت تھی روزہ رکھتی رہیں۔ قادیان میں باقی دنوں میں تو گھر میں نمازیں پڑھتی تھیں لیکن رمضان میں خاص طور پر نمازوں کے لئے مسجد جایا کرتی تھیں۔ خلافت سے بہت محبت تھی، خلیفہ وقت کو بڑی عقیدت سے خط لکھا کرتیں۔ خلیفہ وقت کی طرف سے خوشنودی کا اظہار ہوتا تو بڑی خوشی سے اس کا اظہار فرمایا کرتیں۔ خلیفۂ وقت کی طرف سے کوئی بھی تحریک ہوتی تو پہلا چندہ قادیان میں مرزا وسیم احمد صاحب کی طرف سے اور آپ کی طرف سے ہوتا تھا۔ ایک مرتبہ آپ کے نواسے جو جامعہ احمدیہ کینیڈا میں پڑھتے تھے آپ کو کچھ نصیحت کرنے کا کہا تو آپ نے فرمایا کہ

نصیحت تو تم خلیفہ وقت کی طرف سے سن رہے ہو، نصیحت کرنے کی ضرورت نہیں ہے بس خلیفہ وقت کی باتوں کو غور سے سنو اور ان پر عمل کرو۔ رب کلّ شیئٍ والی دعا پڑھتے رہا کرو۔ کہا کرتیں کہ اپنے وقف کو پوری طرح نبھانا اور خلیفہ وقت کا سلطانِ نصیر بن کر رہنا۔

آپ اللہ تعالیٰ کے فضل سے 1/9 کی موصیہ تھیں اور آپ نے اپنی وصیت کا چندہ اور حصہ جائیداد اپنی زندگی میں ادا کر دیا اور اسی طرح تحریکِ جدید کے دفتر اوّل میں شامل تھیں۔

آپ کی ایک صاحبزادی بیان کرتی ہیں کہ ایک دفعہ کسی نے آپ کے سامنے ذکر کیا کہ فلاں شخص نے ربوہ میں بڑا عالیشان گھر بنایا ہے تو آپ نے اس پہ کہا مَیں نے اللہ سے ایک بات کی ہے کہ مجھے قادیان میں یہ برکتوں والا گھر ملا ہے یعنی یہاں رہنے کی توفیق ملی اور یہاں حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کی بہو بن کے آئی ہوں میرے لیے یہی بہت ہے۔ ہاں جنت میں مجھے ضرور ایک عالیشان گھر عطا کرنا۔

سامعین کرام! جیسا کہ حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب کو ارشاد فرمایا تھا کہ قادیان میں حضرت مسیح موعودؑ کے خاندان کا کوئی فرد ہونا چاہیے۔ آپ نے حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی بہو اور خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا فرد ہونے کے ناطے اس ارشاد پر مکمل طور پر عمل کیا۔ ہمسفر کی مستقل جدائی کے بعد تنہا زندگی بسر کرنا کس قدر کٹھن اور دشوار گزار مرحلہ تھا لیکن آپ نے اس وقت کو بڑے حوصلے سے گزارا۔ آپ کے تمام بچے پاکستان میں مقیم تھے اور آپ کی رہائش کے لیے تمام تر سہولتیں ہر کسی کے پاس موجود تھیں لیکن آپ کے لیے حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کے ارشاد کا اہم تھا۔ اطاعت ضروری تھی چنانچہ قادیان میں رہائش کو ترجیح دی۔ جب شدید بیمار ہوئیں تو آپ کی بیٹیاں آپ کو اپنے پاس ربوہ لے آئیں، آپ کا ویزا بھی ایکسٹنڈ (extend) ہوتا رہا لیکن ہمیشہ یہ کہتی تھیں کہ مَیں نے قادیان سے باہر لمبا عرصہ نہیں رہنا اور جب تک خلیفۂ وقت کی اجازت نہیں ہوتی اس وقت تک مَیں یہاں چند مہینے سے زیادہ نہیں رہوں گی۔ پھر حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی باقاعدہ اجازت سے ربوہ میں اپنی بیٹیوں کے ساتھ رہیں۔ آپ کی ایک صاحبزادی بیان کرتی ہیں کہ جب اُن کے والد مرزا وسیم احمد صاحب کی وفات ہوئی ہے تو آپ نے خواب دیکھا کہ گویا وہ آخری سفر پر جارہی ہیں، وہ بھی تیاری کر رہی ہیں تو حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ آپ کے خواب میں آئے اور فرمایا ابھی تمہارا ویزہ نہیں لگا۔ چنانچہ اللہ کے فضل سے اس خواب کے بعد آپ نے لمبی زندگی پائی اور گزاری۔

سامعین! آپ کی ایک اور صاحبزادی بیان کرتی ہیں کہ میرے ابا کی وفات کے بعد امی نماز پڑھ رہی تھیں اور رو رہی تھیں اور وہی الفاظ کہہ رہی تھیں جو حضرت اماں جانؓ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وفات کے وقت کہے تھے کہ اے خدا! یہ تو ہمیں چھوڑے جا رہے ہیں، تُو نہ ہمیں چھوڑنا۔ وہ کہتی ہیں کہ میرا مشاہدہ ہے اور میرا یقین ہے کہ دعا قبول ہوئی کیونکہ اس کے بعد ہمیں ویزے ملے۔ بچیاں ساری کیونکہ بیاہ کے پاکستان میں آگئی تھیں تو ملٹی پل (multiple) ویزے بھی مل گئے اور آنا جانا بھی رہا اور اس طرح آپ کو اکیلے پن کا احساس نہیں ہوا۔

سامعین! آپ کی وفات مورخہ 24 اگست 2023ء کو تقریباً 96 سال کی عمر میں ربوہ میں ہوئی۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطبہ جمعہ میں نہایت شاندار الفاظ میں آپ کا ذکر خیر فرمایا۔ حضور نے فرمایا:

"یہ اللہ تعالیٰ کا قانون ہے کہ جو انسان بھی اس دنیا میں آیا اس نے ایک وقت گزار کر اس دنیا سے رخصت ہو جانا ہے لیکن خوش قسمت ہوتے ہیں وہ لوگ جن کی صرف نیک یادیں ہوتی ہیں، جو نافع الناس ہوتے ہیں، جو دین کو دنیا پر مقدم کرنے کا عملی نمونہ ہوتے ہیں، جو اللہ اور اس کے رسولؐ کے حکموں پر عمل کرنے کی کوشش کرنے والے ہوتے ہیں، جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیعت کا حق ادا کرنے کی کوشش کرنے والے ہوتے ہیں، جو خلافتِ احمدیہ سے حقیقی وفا رکھنے والے ہوتے ہیں، جو حقوق العباد کی ادائیگی کی حتی المقدور کوشش کرنے والے ہوتے ہیں، جو اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کی ہمہ وقت کوشش کرنے والے ہوتے ہیں، جن کے لیے ہر زبان سے صرف تعریفی کلمات ہی نکلتے ہیں اور یوں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کے مطابق ان پر جنت واجب ہو جاتی ہے۔" (صحیح البخاری کتاب الجنائز باب ثناء الناس علی المیت حدیث 1367)

(خطبہ جمعہ فرمودہ 15 ستمبر 2023ء)

مغفرت بے حساب ہو جائے
مرحمت لا جواب ہو جائے

(کمپوزڈ بائی: عائشہ منصور چوہدری۔ جرمنی)

✡✡✡✡